

199454-دو بچوں کی طرف سے ایک ہی دن عقیقہ کرنے کا حکم

سوال

دو بھائی الگ الگ پیدا ہوئے انکا 7 ویں یا 14 ویں یا 21 ویں دن کے علاوہ کسی اور دن اکٹھا عقیقہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الگ الگ پیدا ہونے والے دو بھائیوں کا ایک ہی دن یا مختلف دنوں میں عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ افضل اور سنت یہی ہے کہ نومولود کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے گا، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں گروی ہوتا ہے، اسکی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے گا، اسکے بال مونڈے جائیں گے، اور نام رکھا جائے گا)

ابوداؤد (2455) نے اسے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ ”صحیح سنن ابوداؤد“ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن اگر والد کی طرف سے اپنے کسی بچے کا عقیقہ کرنے میں عذر کی بنا پر کچھ تاخیر ہوگئی، اور بعد میں والد نے چاہا کہ اپنے اس بچے کا عقیقہ کرے، اور ساتھ میں کسی دوسرے بچے کا بھی عقیقہ ہو تو یہ جائز ہے۔

یہاں یہ خیال کیا جائے کہ ہر بچے کی طرف سے الگ الگ عقیقہ کیا جائے گا، چنانچہ جن بچوں کی طرف سے عقیقہ نہیں کیا گیا، وہ دو لڑکے ہیں تو انکی طرف سے عقیقہ چار بھریاں ہونگی، ہر لڑکے کی طرف سے دو جانور، اور اگر ایک لڑکی اور لڑکا ہے تو پھر انکی طرف سے تین بھریاں ہونگی، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے بارے میں فرمایا: (لڑکے کی طرف سے دو بھریاں، اور لڑکی کی طرف سے ایک بھری)

اسے ترمذی (1435) نے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے ”صحیح سنن ترمذی“ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

چنانچہ یہی افضل اور کامل طریقہ ہے۔

اسی طرح ”فتاویٰ البیہ الدائمۃ“

للإفتاءء – پہلا ایڈیشن - ”(11/441) میں ہے کہ:

”ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹوں سے
نوازا تو اس نے اپنی تنگ دستی کی وجہ سے عقیدہ نہیں کیا، لیکن کچھ سال گزرنے کے بعد
اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل سے نوازا، تو کیا اسے عقیدہ کرنا پڑے گا؟“

جواب: اگر واقعی ایسا ہی ہے جیسا کہ
ذکر کیا گیا ہے، تو ان بچوں کی طرف سے عقیدہ کرنا شرعی عمل ہے، ہر لڑکے کی طرف سے
دو بھریاں ذبح کی جائیں گیں ”انتہی“

واللہ اعلم.